اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لکھ عیب مینوں اکو صفت میری
کراں عشق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دی ذات دے نال
اوہدی امت وچ شمار ہواں
جیویں ہووے منگتا برات دے نال
تے صدقے جاواں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیاں وارثاں تو
جنہاں نے صبر دی اَت دکھا دِتی
پیاس رکھنی شان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دی سی
نئیں تے خیمے سان نہر فرات دے نال

• Millions of Sins belong to me But
• I have only one quality that I am Sunk in to the ocean of Love of Holy Prophet صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

I wish to be counted into his ummah, as a begg considered as a member of wedding Party

I want to sacrifice my soul, wealth and every thing the descendents of Holy Prophet صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم had shown the last limits of patience. رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Thirst of Hussain was his dignity and honour, prestige, + prominence, greatness grandeur as well magnificence.
However Tents of family of Holy Prophet were in the neighbourhood of River Euphrates

کائنات کی عظیم ترین محفل

خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی

جہاں واقعہ معراج لاتعداد حکمتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے وہاں دو محبتوں کی گہرائی کی آخری حد کا پتہ بھی دیتا ہے

۱- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کی جان ہیں

کیونکہ جب سفرِ معراج شروع ہوا وقت تھم گیا تھا یا دوسرے لفظوں میں تمام ظاہری کائنات کی عارضی موت واقع ہو گئی تھی۔ یعنی جیسے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج سے واپسی تشریف لائے دروازے کی زنجیر ہلنے سے ہلنے لگی جہاں پر آغاز میں ہلنے لگی تھی

۲ - نبی کریم واحد گواہ ہیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک ہونے کے ....

(چشم دید) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

واقعہ معراج محبتوں کے ایک اہم ترین راز سے بھی پردہ اٹھاتا ہے ساری کائنات منجملہ تمام انبیائے کرام حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن دیکھے ایمان لائے تھے۔ صرف سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اعزاز بخشا کہ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، آجاؤ آسمانوں میں اور اپنے سر مبارک کی ظاہری آنکھوں سے اپنی آسمانی سلطنت کا مشاہدہ کرو حتیٰ کہ اپنے خالق ومالک کی زیارت سے بھی مشرف ہو جاؤ۔ واپس زمین پر جاؤ اور اعلان کر دو کہ وہ جو راز تھے سب کیلئے راز تھے میں ان سب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں یہاں کہ تمام سے چھپا ہوا راز یعنی خالقِ کائنات کی موجودگی کا راز

ایک محفلِ عام تھی۔ جسکا اشارہ ہے

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی..

ایک محفلِ خاص تھی۔ جسکا اشارہ ہے

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

پاس بلایا پاس بیٹھایا یہ تو آخر ہونا ہی تھا
چاہت ہی تجھ ایسی تھی

والنجم اذ ھوی ٥ ما ضل صاحبکم وما غوی ٥ وما ینطق
عن الھوی ٥ ان ھو الا وحی یوحی ٥ علمہ شدید القوی ٥
ذو مرۃ فاستوی ٥ وھو بالافق الاعلی ٥ ثم دنا
فتدلی ٥ فکان قاب قوسین او ادنی ٥
فاوحی الی عبدہ ما اوحی ٥ ما کذب
الفواد ما اری ٥ افتمرونہ علی ما یری ٥
ولقد رای نزلۃ اخری ٥ عند سدرۃ المنتھی
عندھا جنۃ الماوی ٥ اذ یغشی السدرۃ ما یغشی
لقد رای من ایت ربہ الکبری ٥

ما زاغ البصر وما طغی

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی

اس آیت مبارکہ کے بارے میں کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہے
کہ حضرت جبرائیل علیہ سلام نبی سے نہایت قریب
ہوتے تھے اور حضرت جبرائیل علیہ سلام کو اپنی اصلی
حالت میں دیکھا تھا۔ لیکن احادیث مبارکہ میں
سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے صراحتاً فرمادیا تھا کہ

قاب قوسین او ادنیٰ سے مراد سرادب الجبار
رب العزۃ ہی مراد ہے ملاحظہ ہو بخاری شریف
کتاب التوحید، باب ماجاء قولہ عزوجل و کلم
اللہ موسیٰ تکلیما۔ حدیث رقم (۷۵۱۷)

ثم علا بہ فوق ذلک بما لا یعلمہ الا اللہ حتی
جاء سدرۃ المنتہیٰ، ودنا الجبار رب
العزۃ فتدلی حتی کان منہ قاب
قوسین او ادنیٰ فاوحی اللہ فیما
اوحی.....

حضرت جبرائیل علیہ سلام تو سرکار مدینہ سرور قلب
و سینہ کے قدم مبارک چوم کر حقا کر

نہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دعوت نامہ پہنچایا
بلکہ سواری یعنی گاڑی کا انتظام ساتھ
لائے اور اس گاڑی کے بطور ڈرائیور
خدمات انجام دیں۔

① دعوت نامہ بھیجا
② دعوت نامہ لیئے عظیم فرشتوں کا سردار بھی
③ گاڑی (براق) بھی بھیجی
④ گاڑی کا ڈرائیور بھی بھیجی
⑤ راہنمائی بھی کروائی بھی بھیجا

اپنے ڈرائیور کو اصلی حالت میں دیکھ
لینا یہ اتنے کمال کی بات نہیں ہے
سورہ نجم کی آیات کسی بہت بڑے
باب سے بڑے کمال کی طرف
اشارہ کرتی ہیں۔ کسی نظارہ کی طرف
دیکھنے کی بار بار بات ہوتی ہے۔

۱:- ذو مرۃ
۲:- فاستوی
۳- وھو بالافق الاعلیٰ
۴:- ثم دنا فتدلیٰ
۵- فکان قاب قوسین او ادنیٰ
۶- فاوحی الی عبدہ ما اوحی
۷- ما کذب الفواد ما رای - دل نے دیکھے ہوئے کی تصدیق کی

۶:- افتمرونه علی ما یری

تو کیا تم ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو

یعنی کوئی اتنی اہم شے کا نظارہ تھا کہ جھگڑا پیدا ہو گیا کہ دیکھا کہ نہیں دیکھا۔ جبرائیل علیہ سلام کو دیکھنے پر بھی جھگڑا پیدا نہیں ہو سکتا تھا عام سی بات ہے کہ اپنے سے کمتر درجے والے کا دیکھنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے

۷- وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى

۸- عند سدرة المنتهى (انہوں نے دوبارہ دیکھا)

۹- عندها جنة الماوى

۱۰- اذ یغشی السدرة ما یغشی

۱۱:- مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى

آنکھ

۱۲:- لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

۱۳:- وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

(بنی اسرائیل - ۶۰)

معمولی سی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان ان آیات
سے اندازہ لگا لیتا ہے بار بار تفصیل سے ایک ہی
بات کا تذکرہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے انتہائی اہم زیارت کی ہے اور
بار بار کی ہے قرآن پاک کا اسلوبِ بیان انتہائی
معمولی عربی زبان کی سمجھ بوجھ رکھنے والے
انسان کو بھی مجبور کر دیتا ہے کہ معراج کی رات
سب سے زیادہ اہم واقعہ یہی ہوا تھا کہ
عالم بالا کی سیر کروانے کے بعد

قربِ خاص الخواص
سے نوازا گیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ
نے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا
ساری کائنات بن دیکھے مانتی
ہے اسے محبوب آپ دیکھ
کر ایمان کی شہادت دیں
اور ساری کائنات کیلئے ایک گواہی تو

تو ہو جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے موجود
اور واحد لاشریک ہونے کی
سب سے بڑی گواہی
محبوب خالق کائنات کی
ذات عالیہ مبارکہ ہے
کیونکہ تمام مسلمانوں کے
ایمان باللہ کی بنیاد صرف اور
صرف نبی کریم سے ایمان اور محبت
ہے جو مسلمان جتنی زیادہ محبت
نبی کریم سے کرے اسی قدر زیادہ
اُسکا ایمان اللہ سبحانہ و تعالیٰ

پر ہوگا

ہم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور عالم غیب کی تمام باتیں نبی کریم کی زبان مبارک سے موصول ہونے والی اطلاعات پر کیا ہے

(پر ایمان)

یہی وجہ ہے کہ جب صاحب سر النبی حضرت حذیفہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم تو وہاں پر موجود نہیں تھے پھر تمہیں تم نے گواہی کیوں دے دی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک ہے ہم نے کہا ایک ہے۔ آپ نے کہا کہ جبرائیل آتا ہے اور قرآن کریم لاتا ہے ہم نے کہا کہ جبرائیل علیہ سلام آتے ہیں اور یہ قرآن پاک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے آپ نے فرمایا کہ اسرا و معراج ہوئی ہے میں نے عالم بالا کی سیر کی۔ ہم نے آپ کے ہر لفظ کی تصدیق کی آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے یہ سودا کیا ہے معاہدہ کیا ہے ہم نے مانا اور تصدیق کی

ہمارے ایمان کے بنیاد آپ کی زبان مبارک
کے الفاظ میں ہم تو کہیں بھی
موجود نہیں تھے۔ آپ
نے کہا۔ اور ہم نے مانا
اور آپکی تصدیق کی۔

سرکار مدینہ خوش ہوئے
فرمایا کہ جہاں چار گواہ کی
ضرورت ہو تم اکیلے ہی کافی
ہو :- یہی وجہ کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ
نبی کریم سے شدید محبت رکھتے ہیں وہی لوگ
سچے مومن ہیں۔ یہی معاہدہ ہے جو لفظ ISLAM میں
پنہاں ہے

I S L A M

I → و
S → Shall
L → Love
A → always
M → Muhammad